

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے۔

نمبر جلد ۴۴	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے۔ ۸ دسمبر ۱۹۱۶ عیسوی	نمبر ۴۹

گلدستہ خبر

ڈاکٹر ایف بی میئر صاحب کہتے ہیں کہ وہ وقت بہت نزدیک ہے کہ یہودی اپنے ملک کو واپس چلے جائیں گے۔

سب سے پہلا فارسی مسیحی شہید سترہ برس کی عمر کی ایک لڑکی تھی جس کو اُس کے مذہب پر قائم رہنے کے سبب سے گولی سے مار ڈالا گیا تھا۔

لفظ خداوند عہد عتیق میں ۱۸۵۳ مرتبہ آیا ہے اور اس کا ہم معنی عبرانی لفظ یہوواہ ۵۵۰۴ بار واقعہ ہوا ہے۔

عیسو اس لئے نہیں رویا تھا کہ اُس نے اپنے پہلوٹھے ہونے کا حق فروخت کر دیا تھا بلکہ اس لئے کہ وہ اپنی برکت کو کھو بیٹھا تھا۔ اسی طرح آدمی بھی اُس گناہ کے سبب سے ماتم نہیں کرتے جس کے سبب سے مصائب آتی ہیں بلکہ اکثر ان مصائب پر روتے ہیں جو گناہ کے سبب سے آتی ہیں۔

آگرہ کے سینٹ جانسن کالج میں ۱۴ مسیحی طلبا تھے۔ ان میں سے ۶ بی اے میں داخل ہوئے جن میں سے ۴ پاس ہو گئے۔ مبارک۔

سویڈن کی فوج میں ۳ لاکھ آدمی ایسے مسلح ہیں جو صرف ایک منٹ کے نوٹس میں میدان جنگ کے لئے تیار ہو سکتے ہیں۔

ابتدائے جنگ سے آج تک ناروے کے ۴۴۲ جہاز جرمنوں سے غرق کئے گئے ہیں۔ ان میں سے صرف ۴۳ گذشتہ تین ماہ میں غرق کئے۔

چونکہ آسٹریلیا کے صوبجات وکٹوریہ اور نیو ساؤتھ ویلز میں غیر متوقع بارش اور ژالہ باری ہوئی ہے۔ اس لئے خوف ہے کہ وہاں کی گندم کی فصل کو بہت نقصان پہنچیگا۔

خیال کیا جاتا ہے کہ پارلیمنٹ لندن میں ۴۰۰ کروڑ پونڈ کے لئے ووٹ آف کریڈٹ کا ادخال ہوگا جس سے اس سال کے لئے کل رقم ۵۰۰۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ کی ہو جائیگی۔

بولیویا اور دیگر مقامات یعنی میدان جنگ کی روٹی سے ایک نئی بیماری پیدا ہوگئی ہے جس کے مریض کے مسوڑھے سکڑ جاتے ہیں۔

صوبجات متحدہ کے لفٹنٹ گورنر صاحب بہادر لکھنو اور فیض آباد ڈویژنوں کا ایک دربار ۸ جنوری کو لکھنؤ میں کرینگے۔

گذشتہ ۱۳ مہینوں میں لندن میں ۱۳۲۲۹ لڑکے اور ۱۲۶۳۷ لڑکیاں پیدا ہوئیں یعنی فی ہزار لڑکیوں پیچھے ۱۰۴۷ لڑکے قبل از جنگ فی ہزار لڑکیوں پیچھے ۱۰۴۰ لڑکے پیدا ہوئے تھے۔

یونان میں شراب خوری عام نہیں ہے اٹلی کی بہ نسبت یونان میں افلاس بہت ہی کم ہے۔

تار برقیات

لنڈن ۴ دسمبر۔ ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقیمی پیٹروگراڈ مظہر ہے کہ جو ایمپریٹ مشوروں کے مطابق دشمن کرلیبابا کے چند سنگی گھروں پر چھا گیا ہے۔ کیونکہ کوچ میں لڑائی سختی کیساتھ ہو رہی ہے۔ مغربی مضافات میں جرمنی کی بڑی بھاری محفوظ فوجیں بالمقابل حملے کر رہی ہیں۔

لنڈن ۴ دسمبر ایک اخبار کا کارسپانڈنٹ مقیمی امسٹرڈم راوی ہے کہ جرمن بظاہر اعتراضات سے متاثر ہو کر بلجیم کے لوگوں کو جلاوطن کرنے میں کمی کر رہے ہیں۔ اکثر اپنے وطن کو واپس بھیج دیئے گئے ہیں۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ مسٹر ایسکوتھ نے آج ملک معظم سے ایک اور ملاقات کی۔ مسٹر ایسکوتھ کی تحریک سے ہاؤس آف کامنز کا اجلاس ۷ دسمبر تک کے لئے ملتوی کیا گیا۔

ہاؤس آف کامنز میں اشیاء خوردنی پر گرانی کے متعلق ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے مسٹر ایسکوتھ نے کہا کہ میرے ایک مشورہ پر جو میں نے آج ہز مجسٹی کو دیا انہوں نے گورنمنٹ کی از سر نو ترکیب خواہ کچھ بھی ہو مگر جو بھی اُس میں اُس پالیسی سے کسی صورت یا کسی شکل میں تجاوز نہیں کیا جائیگا۔ جو ابتداء سے جنگ سے چلی آئی ہے۔ (رائٹر کے چیدہ)

مسٹر ہنری ٹورنیل نے بیان کیا کہ تمام وزراء کے استعفے مسٹر ایسکوتھ کے ہاتھ میں ہیں۔ اور مسٹر ایسکوتھ نے اس امر پر بحث نہیں کی۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ لبرل پارٹی میٹنگ نے مسٹر ایسکوتھ پر پورا اعتماد رکھنے کا ایک رزولیوشن پاس کیا ہے۔ وار کمیٹی کے ممبران حاضر تھے۔

بعد کی خبر ہے۔ پریس ایسوسی ایشن اعلان دیتی ہے کہ مسٹر ایسکوتھ وزیر اعظم رہیں گے۔ یقین کیا جاتا ہے کہ مسٹر ایسکوتھ مسٹر لائیڈ جارج اور مسٹر بونر لا کے ساتھ مشورہ کر کے تمام تفرقات کا بموجب ایک تبدیلیوں کے جو عہدہ داروں میں ہونے والی ہیں۔ مگر ایک کمتر اور نیا وہ طاقتور جنگی کونسل کے ساتھ ہو کر فیصلہ کر دینگے۔ لابی (پارلیمنٹ کے صحن) میں یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ سر ایڈورڈ و کرزن وزارت میں داخل نہ ہونگے۔ اور کہ جنگی کونسل میں مسٹر ایسکوتھ مسٹر بونر لا۔ اور مسٹر لائیڈ جارج شامل ہونگے خیال کیا جاتا ہے کہ مسٹر بونر لا امیر البحر مقرر ہونگے۔ اور مسٹر بالفور کالونیل آفس لینگے۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ ہاؤس آف کامنز میں لارڈ رابرٹ سیسل نے اعلان کیا ہے کہ یونان میں حالت نہایت مضطرب ہے۔ باوجود صریح اذن بار کے تیقن کے جو شاہ کانسٹنٹین اور اس کی گورنمنٹ کی جانب سے دلایا گیا ہے۔ یکم دسمبر کو اتحادیوں پر ایک نہایت ہی دھوکے سے اور بے وجہ حملہ کیا گیا جس میں بہت لوگ ہلاک اور زخمی ہوئے۔ گورنمنٹ خیال کرتی ہے کہ شاہ کانسٹنٹین اور یونانی گورنمنٹ کی ذمہ داریاں نہایت سنجیدہ ہیں اور اتحادیوں کے ساتھ مل کر غور کیا جائے گا۔ کہ موجودہ حالت کا اصل حل کرنے میں فوری اقدام کس طرح کیا جا سکتا ہے۔

فرانسیسی اور برطانوی پریس کا لہجہ یہ ہے کہ اتحادیوں کو مطمئن کرنے کے لئے جو یونانی گورنمنٹ نے آٹھ بیٹریاں (توپ خانے) دینے کا وعدہ کیا ہے وہ کافی نہیں ہے۔ اور کہ اتحادی اس بارہ میں کچھ اور تجویز کرینگے۔

لنڈن میں جو یونانی وزیر اور یونانی کونسل جنرل ہیں انہوں نے استعفے دیئے ہیں کیونکہ ان کو اپنی گورنمنٹ کے ساتھ اپنے آپ کو متشخص کرنے یعنی ہم رائے کرنے کی قابلیت نہیں ہے۔

لنڈن ۴ دسمبر ایک فرانسیسی مراسلہ میں لکھا ہے کہ سرویوں نے گرونتسا کے مشرق کی جانب فتحمندی کے اثنا میں سرویوں نے پانچ میدانی توپیں۔ بہت سا سامان غنیمت اور قیدیوں کی ایک تعداد گرفتار کر لی۔ جنکا ابھی شمار نہیں کیا گیا۔ سرویوں نے اب کل ۷۰ توپیں لے لی ہیں۔

لنڈن ۵ دسمبر۔ ایک سروی سرکاری مراسلہ راوی ہے کہ ہم نے مناسٹیر کے شمال میں ٹہر کر ایک اور گاؤں لے لیا ہے۔ اور دو وزنی توپوں پر قبضہ کر لیا۔ بلغاری فوجیں شمال کی جانب رجعت کر رہی ہیں۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ ایک روسی مراسلہ مظہر ہے۔ رومانوی فوجیں پٹیشتی اور ٹارگووسٹا کے علاقوں میں رجعت کر رہی ہیں۔ الگزنڈریا اور بخارسٹ کے درمیانی علاقہ میں سخت جنگ ہو رہی ہے۔ دشمن نے جو پسپا ہونے پر مجبور کر دیا گیا تھا کہ بخارسٹ کے جنوب میں گراڈیشٹیا کے گاؤں پر قبضہ کر لیا۔ رومانی دشمن کے عقب پر حملہ کرتی ہوئی خود ہی پسپا ہو گئیں۔





ایڈیٹوریل نوٹس

انجیلی معرکہ کے لئے تیاریاں

یہ حقیقت اب کسی سے پوشیدہ نہیں کہ پرسبیٹیرین کلیسیائے ہند انجیلی معرکہ کے لئے جو ۱۹۱۷ء میں ہونے والا ہے کس کوشش اور سرگرمی سے تیاریاں کر رہی ہے۔ ہر ایک پرسبٹری اس کام میں جی جان سے مشغول ہے۔ کلام کی تلاوت دعائیہ میٹنگوں۔ اخباروں۔ کتابوں اور دیگر تمام مفید اور مؤثر ذرائع اور سب سے بڑھ کر دعا کے ذریعہ سے یہ تیاری دن دگنی اور رات چوگنی ہو رہی ہے۔ سیالکوٹ لاہور۔ لودیانہ۔ الہ آباد۔ فرخ آباد۔ ماتوہ۔ راجپوتانہ گجرات۔ ناگپور۔ بمبئی۔ کولہاپور۔ کلکتہ۔ مشرقی ہمالیہ سنتھالیہ وغیرہ کی رپورٹوں سے جو اردو مجلس کی کمیٹین بلیٹین میں شائع ہوئی ہیں۔ اس کام کی تیاریوں کی بابت بڑا اطمینان اور خوشی اور امید دل میں پیدا ہوتی ہے۔ اُن سے ظاہر ہوتا ہے کہ کس طرح خدا خود ہی اپنی کلیسیا کے ساتھ ہو کر اس کام میں اپنی مدد دے رہا ہے۔ اگرچہ بعض مقامات میں اس کام سے بے پرواہی اور مخالفت بھی کی گئی۔ مگر باوجود اس کے بھی دلچسپی عمیق اور کام ترقی پر ہو رہا ہے۔ والنٹیئر کارکنوں کے جتھے بنتے اور کام میں سرگرمی سے کوشش کر رہے ہیں۔ اس معرکہ کے لئے ہر ایک پرسبٹری کے ذمہ ایک خاص رقم روپیہ کی فراہم کرنی تعین کی گئی ہے۔ بعض پرسبٹیریوں نے معینہ رقم سے زیادہ چندہ جمع کر لیا ہے۔ اور بعضوں نے ابھی تک اپنا مقررہ حصہ بھی پورا جمع نہیں کیا۔ مگر امید ہے کہ بہت جلد جمع کر لیں گی۔ بعض مقاموں میں تو اس قدر جوش پیدا ہو گیا کہ وہاں کے لوگ اس وقت معینہ کے بھی منتظر نہیں رہے بلکہ اُنہوں نے خوش کیمپین کو ابھی سے شروع کر دیا ہے۔ بعض مقاموں میں اس کے متعلق نتیجے بھی ظاہر ہونے شروع ہو گئے ہیں۔ اور خاص تعداد میں بپتسمے ہو چکے ہیں اور کلیسیا کے مسیحی جاگ اُٹھے ہیں۔ اُن کی میٹنگوں میں غیر مسیحی بھی کثرت سے حاضر ہوا کرتے ہیں۔ اور مسیح کو قبول کرنے کا قطعی فیصلہ بھی کر دیتے ہیں جو اُن کے لئے گویا بالکل نئی بات ہے۔

انڈیا سنڈے سکول یونین کے مسٹر ڈبلیو۔ ایچ سٹینس صاحب کی واپسی

(انڈیا سنڈے سکول یونین کے)

جنرل سکرٹری صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ توقع کی جاتی ہے کہ مسٹر ڈبلیو۔ ایچ سٹینس صاحب بذریعہ پی اینڈ او سٹیمر شپ ماتورہ ۱۱ دسمبر کو کولمبو میں پہنچ جائیں گے۔ مسٹر سٹینس صاحب کئی مہینوں تک آسٹریلیا اور نیوزیلینڈ میں چلڈرنس مشن کے کام میں مشغول رہے ہیں۔ آپ اپنے خاندان کے ساتھ کوٹھاگڑھ میں بڑا دن اور نوروز منائیں گے۔ سنہ ۱۹۱۷ء میں جو وہ کام کرینگے۔ ان کے پروگرام کی بابت پھر کسی وقت اطلاع دی جائے گی۔

پادری ریچرڈ بی۔ اے چرچ مشنری کی واپسی

(حکیم میر کریم الدین صاحب بوٹی مجیٹھا ضلع امرتسر سے تحریر)

فرماتے ہیں کہ بڑی خوشی کی بات ہے کہ ہمارے سکول کے لیٹ ہیڈ ماسٹر صاحب پادری ریچرڈ صاحب جو دو سال سے رخصت پر اپنے وطن مالوف انگلستان کو گئے ہوئے تھے۔ بخیر و عافیت ۲۰ نومبر کو امرتسر میں تشریف لے آئے۔ اور اب یہاں سے تبدیل ہو کر نارووال ضلع سیالکوٹ کے چرچ مشن میں جاتے ہیں۔ چار دسمبر کو اس جگہ کے سکول کے لڑکوں اور استادوں سے ملنے کے لئے بائیسکل پر سوار ہو کر ۱۱ میل کا سفر طے کر کے تشریف لائے۔ قریباً ۳ گھنٹے ہر ایک ٹیچر اور سٹوڈنٹ کے پاس جا کر ملے اور بڑی ملاطفت سے مزاج پرسی کی اور فرمایا کہ میں آپ لوگوں کو پھر دیکھ کر بہت خوش ہوا۔ سکول کے ہر کمرہ میں ہر ایک جماعت کے ہر ایک لڑکے سے ملے اور شیک ہینڈ کیا۔ بالآخر بعد دوپہر ۳ بجے سے پہلے امرتسر کو واپس چلے گئے۔ بڑی اچھی اور نیک سیرت کے مشنری ہیں۔ عوام الناس سے بہت اچھے اخلاق سے ملتے ہیں یہی وجہ ہے کہ یہاں کے سب معززین ہندو اور مسلمان اُن کو ملنے کے لئے ہمارے سکول میں آئے۔

دنیا کا سب سے بڑا کاروبار

(دنیا کا سب سے بڑا کاروبار)

مسیحی مشنری کام ہے جس میں بڑے بڑے مسیحی مذہب کے جانبازوں نے برسوں کی سخت محنتوں اور زرِ کثیر خرچ کر کے آخر کار روحوں کو خداوند مسیح کے لئے فتح کیا اور اپنے نمونہ سے استقلال اور خدا پر بھروسہ رکھنے اور اپنا فرض ادا کرنے کا پختہ اور قابل تقلید نمونہ دے گئے۔ مثال کے طور پر ہم یہاں چند ایک جانبازوں کا ذکر کرینگے۔ کیری صاحب نے ۷ سال کی سخت محنت اور دعا کے بعد سب سے پہلا شخص مسیحی کیا اور اُس کے بعد سلسلہ جاری ہوا۔ مافٹ صاحب نے گیارہ سال کی محنت کی قبل اس کے

اُن کے ذریعہ سے ایک شخص مسیح پاس آئے اور دور دور لوگوں میں پندرہ سال تک محنت کی تھی اور ایک شخص مسیحی ہوا مسٹر گلمور نے ۲۰ سال کی سخت اور لگاتار محنت کے بعد ۶۰ روحوں کو بچایا ساری دنیا میں ۹۰ سال کے اندر ایک ملین یعنی دس لاکھ مسیحی ہوئے اور دوسرا ملین مسیحی جماعت کا پیدا کرنے میں ۱۳ سال صرف ہوئے۔ آج بارہ سال کی محنت سے ساری دنیا میں ایک ملین مسیحیوں کی جماعت پیدا ہوتی ہے۔ ہندوستان میں ۵۰۰۰ اور کوریا میں ۳۰۰۰ آدمی ایک ہفتہ میں مسیحی ہوتے ہیں۔ آج دنیا میں ۵۰ ہزار مشنریوں کی فوج منادی کے کام میں مشغول ہے پروٹسٹنٹ اور رومن کیتھولک ہردو کی مشنوں کی طرف سے ہر سال ۷ کروڑ پونڈ سالانہ صرف ہوتا ہے۔ ممالک خارجہ کی مشنیں ۳۰ ہزار مدرسے چلا رہی ہیں جن میں ۱۲ ملین طلبا تعلیم پاتے ہیں اور چالیس لاکھ سے زیادہ مریضوں کا علاج کیا جاتا ہے۔ کیا یہ دنیا کا سب سے بڑا کاروبار نہیں ہے؟ کیا خدا کی روح اس عالمگیر مذہبی تحریک میں شروع سے آج تک کام کرتی ہوئی نظر نہیں آتی؟ واقعی یہ بڑا ضروری کام ہے اور دنیا کی نجات کا کام ہے۔ جو سب سے زیادہ ضروری اور جانکاہ ہے۔

جنوبی ہند میں وومنس میڈیکل کالج

آجکل ہندوستان کے ہر ایک گوشہ میں اس امر کی ضرورت محسوس اور تحریک ہو رہی ہے اور اس پر عملدرآمد کیا جا رہا ہے کہ جس طرح ہندوستان میں مردانہ میڈیکل کالج موجود ہیں اسی طرح زنانہ میڈیکل کالج موجود ہیں اور کثرت سے ہوں۔ آگرہ۔ کلکتہ۔ لودیانہ۔ دہلی میں تو اس قسم کے کالج موجود ہیں۔ مگر حال ہی میں اپڑا ایس۔ سکوڈر صاحبہ ایم ڈی نے بنگلور مشنری کانفرنس کے سامنے ایک درس دیا جس میں انہوں نے اسباب پر زور دیا اور ضرورت بیان کی کہ جنوبی ہند میں ابھی وومنس میڈیکل کالج قائم ہونا چاہیئے۔ اور ساتھ ہی اس کی قائمی کا تخمینہ اور جن خارج سے روپیہ آسکتا ہے ان کا اور اس نتیجہ کا ذکر کیا جو اس کالج سے پیدا ہونے کی امید کی جاتی ہے۔ بیان کیا کہ کل تخمینہ ۹ لاکھ روپیہ اور سالانہ خرچ ایک لاکھ روپیہ۔ کالج کے سٹاف میں ۳ لیڈی ڈاکٹر جن میں سے چار امریکن اور چار برٹش ہونگے نرسنگ سسٹرز اور ایک خاصی تعداد ہندوستانی نرسوں کی۔ اور ایک میٹرن ہوگی۔ جو کمیٹی سکیم بنانے کے لئے مقرر ہوئی ہے وہ بڑی ہے۔ اس میں ۲ مشنیں اور ۱۳ ڈاکٹر مردانہ و زنانہ شامل ہیں۔ اس کمیٹی کی سکرٹری ٹیلور کی ڈاکٹر مس آنا ویجبرنگ ایم ڈی ہیں

بلی کو انگریزی میں پوسی کیوں کہتے ہیں؟

کیا آپ نے کبھی سوچا ہے کہ انگریز بلی کو پوسی کیوں کہتے ہیں؟ ممکن ہے کہ ناظرین میں سے بعض اس کی وجہ تسمیہ جانتے ہوں مگر جو نہیں جانتے اُن کی واقفیت کے لئے ہم اس کا بیان یہاں کرتے ہیں۔ قدیم مصر جن بتوں اور جانوروں کی پوجا کیا کرتے تھے ان میں بلی اور اُس کا بت بھی شامل تھا۔ وہ خیال کیا کرتے تھے کہ بلی اور چاند میں مشابہت ہے۔ وجہ یہ تھی کہ بلی رات کے وقت بڑی ہوشیار ہوتی ہے۔ اور اُس کی آنکھوں کی وضع ہمیشہ بدلتی رہتی ہے جیسے چاند ہمیشہ بدلتا رہتا ہے۔ کبھی وہ ہلال ہوتا ہے۔ کبھی نصف قرص ہوتا ہے۔ اور کبھی بدر۔ آپ نے خود دیکھا ہوگا کہ بلی کی آنکھیں بھی کبھی بڑی چمکیلی ہیں کبھی زرد نظر آتی ہیں اور کبھی سرخ۔ مصری لوگ بلی کی ایک مورت بنایا کرتے تھے اور انہوں نے اُس کا نام پشت رکھا تھا۔ یہی اُن کی زبان میں چاند کا نام بھی ہے۔ کیونکہ اس لفظ کے معنی ہیں چاند کی شبیہ یا چہرہ۔ کثرت استعمال اور استمرار زمانہ اور تغیر ملک و زبان سے لفظ پشت سے پیش اور پھر پس اور اُس سے پوسی بن گیا۔ جو انگریزی میں بلی کا نام ہے۔

ارمنی اور سریانی مسیحیوں کی مصیبت زدہ حالت

امریکن اخبار ہیرلڈ اینڈ پریسبٹر نے ماہ اکتوبر کے ایک پرچہ میں ایشیا کے ایک سابق سفیر لارڈ برس نے ایک تار برقی کا خلاصہ درج کیا ہے۔ جس میں اُس ارمنی اور سریانی مسیحیوں کی دردناک حالت کا بڑا رقت آمیز ذکر کیا ہے۔ اور تمام امریکہ کو اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ وہ یہ تھا۔

"تمام مہذب اقوام کو جو آج آرمینیوں کو امداد دینے کے قابل ہیں جاننا چاہیئے کہ ضرورت ابھی بشدت ہے۔ کئی لاکھ جلاوطن جو جلاوطنی کی بیتوں سے بچ گئے ہیں وہ عرب کے میدانوں میں بے خانماں کھلے میدان میں پڑے اور بھوکوں مر رہے ہیں۔ خیر خواہ شاہدین کی رپوٹیں ان ہولناک حالات کی بابت حال میں وصول ہوئی ہیں۔ اُن سے معلوم ہوتا ہے کہ بیمار لوگ اپنے آپ کو قبروں میں ڈال رہے ہیں۔ اور قبر کنوں سے درخواست کرتے ہیں کہ ہمیں دفن کر دو۔ مستورات دیوانہ ہو رہی ہیں گھاس اور مردار گوشت کھا کر گذارہ کر رہی ہیں۔ والدین مصیبت کے سبب سے اپنے بچوں کو پھینک رہے ہیں۔ اپنی ہی قبریں

آپ کھو دا اور موت کا انتظار کر رہے ہیں۔ ارمنی قوم کے مستقبل کا انحصار اس بات پر ہے کہ روس میں ارمنی پناہ گزینوں کو بچایا جاوے۔ مگر اس کام میں انہیں خوراک پوشاک بہم پہونچانے اور وطن میں انہیں واپس لے جاکر بسانے اور گھروں میں انہیں آباد کرنے کے لئے عالمگیر امداد کی ضرورت ہے۔۔۔۔ مجھے یقین ہے کہ امریکن فیاضی، انسانی ہمدردی کی پکار کا پھر جواب دے گی"۔

یہی اخبار آگے چلکر کہتا ہے کہ امریکہ کی ہر ایک کلیسیا اور سنڈے سکول کو لازم ہے کہ وہ فیاضی کے ساتھ اس کام کے لئے چندہ کرے۔ ہمارے پاسٹروں اور کلیسیاؤں پر یہ لازمی فرض ہے۔ اُن کے لئے یہ ایک بڑا موقعہ ہے۔ کیا ہم بھی ہندوستان کے پاسٹروں اور کلیسیاؤں سے ایسی قسم کی اپیل نہیں کر سکتے؟ ہم ابتدائی تین صدیوں کی شہیدوں کی نامور فوج کا اکثر ذکر سنتے اور پڑھتے ہیں۔ مگر اس بیسویں صدی کی ارمنی شہیدوں کی نامور فوج کا تازہ حال ہماری آنکھوں کے سامنے ہے جس کو سن اور پڑھکر ہمارے بدن پر تھرتھری پڑ جاتی ہے اور دل پانی کی طرح بہ جاتا ہے۔ ارمنی مسیحیوں کے سامنے رہائی کی صرف ایک شرط پیش کی گئی تھی کہ وہ مسیح کو چھوڑ کر اسلام کو قبول کر لیں مگر انہوں نے دین فروش ہونا بالکل ناپسند کرکے ارمنی خزانوں کی بہ نسبت مسیح کی لعن طعن اور دکھوں کو پسند کیا۔ ہمیں ترکوں کے اس ناواجب اور بعید انسانیت سلوکوں پر ازحد افسوس ہے اور خدا سے یہی دعا ہے کہ وہ اپنے بندوں کی امداد اور حفاظت کرے اور ان کے دشمنوں کو راہ راست دکھائے۔

انگلستان میں ہندوستانی شادی کی [illegible]

۱۰ نومبر کا تار مظہر ہے کہ ڈاکٹر میر انوار الدین کے مقدمہ میں چیف جسٹس نے فرمایا کہ طلاق کا اعلان یا بل اس نکاح کو فسخ نہیں کر سکتا جو انگلستان میں کیا گیا ہو۔ پس یہ نکاح ثانی کے لئے ایک قانونی رکاوٹ ہے۔ مسٹر جسٹس ڈارلنگ نے کہا کہ ڈاکٹر میر انوار الدین کے تنازعہ کو قبول کر لینے سے کثرت ازدواج کے لئے رستہ کھل جائیگا۔ مسٹر جسٹس برے نے اس کے ساتھ اتفاق کیا۔ ڈاکٹر میر انوار الدین نے کہا کہ وہ اپیل کرے گا۔ دیکھا جائے نتیجہ کیا ہوتا ہے۔ جسٹس صاحبان کا خیال اور فیصلہ واقعی درست ہے۔ اگر طلاق کا جواز ہو گیا تو بڑی سی خرابی پڑیگی اور دوسری خرابی یہ ہوگی کہ انگلستان کے قانون نکاح میں کثرت ازدواج بھی رواج باقاعدہ ہو جائیگا جو نیز ایکٹ بھی ہماری قومی قانونی اور مذہبی خرابی اور نقص کا موجب ہوگی۔

اپنے شاعروں سے درخواست } معزز ناظرین میں سے

بعض نور افشاں کے موجودہ نظم نگاروں کے طرز نظم پر اعتراض کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عشقیہ نظمیں عموماً نہ ہونا چاہئیں اور خصوصاً ایسی طرز اور عبارت جو عشق مجازی کے رنگ بھی ہو اگر عشقیہ نظمیں ہوں تو وہ ایسی طرز کی ہوں جو مذہبی نقطہ خیال سے غیر موزوں نہ ہوں۔ اُن کا مشورہ ہے کہ اخلاقی تعلیمی اور نصیحتی نظمیں زیادہ مفید اور موثر ہونگیں۔ ہماری دانست میں بھی یہی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ہر قسم کی نظمیں ہوں تو بہت بہتر ہے لیکن اگر نظم میں علمی اخلاقی مذہبی تعلیمی اور دیگر اقسام کے مضامین مختصر مگر کثیر المعنی ہوں تو وہ سب سے زیادہ مفید ثابت ہونگے۔ اخبار میں نظموں کی موجودگی بھی ایک ضروری امر ہے۔ لیکن جو فائدہ نثر سے ہوتا ہے۔ وہ نظم سے بہت ہی کم بلکہ بالکل نہیں ہوتا۔ لہذا التماس ہے کہ ہمارے معزز ناظرین اور نامہ نگاران نثر نویسی کی طرف زیادہ توجہ دیں۔ ہم اپنے گریجوایٹ اور لائق معاونین سے ملتجی ہیں۔ کہ وہ ہماری درخواست پر توجہ دیں اور خداوند کے جلال کے لئے نور افشاں کی رونق اور قدرت اور تاثیر کو اور زیادہ کرنے میں ہماری مدد کریں۔

بعض لوگ پیری کی بابت گفتگو کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ جوں جوں آنکھیں کمزور ہوتی جاتی ہیں توں توں شجاعت بھی گھٹتی جاتی ہے جس طرح جسم کی بابت یہ مقولہ سچ ہے اسی طرح روحانی زندگی کے حق میں بھی یہ مقولہ صادق آتا ہے کہ جوں جوں مسیح خداوند کا چہرہ ہماری آنکھوں سے پوشیدہ ہوتا جاتا ہے۔ اسی طرح نہ صرف ہماری شجاعت کم ہوتی جاتی ہے۔ بلکہ قوت زائیل اور خدمت کرنے کی مسرت عنقا ہوتی جاتی ہے۔ لہذا ہماری ہمیشہ کوشش ہونا چاہیئے کہ مسیح خداوند کا دیدار روز بروز نہایت صفائی اور درستی سے کرتے رہیں کلام میں اور وہی چہرہ اوروں کو دکھلائیں اپنی زندگی میں۔

مارکونی کی ایجاد شدہ بے تار کی خبر رسانی کے کام میں لازم ہے کہ خبر وصول کرنے والا اُس سے موافقت پیدا کرے اور

بالکل اس سے مانوس ہو جائے۔ اسی طرح ضرور تھا کہ خدا کے پیغام کو قبول کرنے والا بھی اس کے پیغام سے اپنے آپ کو کما حقہٗ واقف اور کما حقہٗ مانوس کرے۔ خدا اس وقت آدمیوں سے نہ تو زبانی بولتا ہے۔ نہ خوابوں اور رویا کے ذریعہ سے مگر اپنے روح مقدس کے ذریعہ سے بولتا ہے۔ اور اپنے کلام کی وساطت سے۔ بنی اسرائیل میں سے بعض کی بابت کہا گیا کہ سُنے ہوئے کلام نے اُن کو . . . . کچھ فائدہ نہ دیا۔ کیونکہ سننے والوں کے دلوں میں ایمان کے ساتھ نہ بیٹھا۔" اور وہ اس بے ایمانی کے سبب آرام میں داخل نہ ہو سکے۔ اور ہم جو ایمان لائے آرام میں داخل ہوتے ہیں۔"

تاریخ اپنا تکرار کرتی ہے۔ بیشمار لوگ روحانی نعمتوں۔ دل کی تونگری اور خوشی اور قدرت کی سرزمین موعود سے دور ہیں۔ کیوں؟ اس لئے کہ جو کلام روزمرہ کی منادی میں خواہ گرجے میں ہو خواہ بازار میں خواہ گھر میں کلام کی تلاوت سے سُنا جاتا ہے۔ اُن کی سخت دلی اور تغافل اور نافرمانی اور بے ایمانی کے سبب سے "سننے والوں کے دلوں میں ایمان سے نہ بیٹھا۔" اُن کے دل کے کان بند ہوتے ہیں۔ اُن کے کان الٰہی راگ سے مانوس نہیں ہوتے۔ دل کی آنکھیں الٰہی خوبصورتی کو نہیں دیکھتیں۔ کیونکہ خدا کے ساتھ اُن کی رفاقت نہیں۔ بلکہ دنیاوی دلچسپیوں خوشیوں اور فوائد پر اُن کا دل لگا ہوا ہوتا ہے۔ اور یوں وہ روحانی اندھاپن اور تاریکی کے بندے ہوتے ہیں۔ وہ دیکھتے ہوئے نہیں دیکھتے اور سنتے ہوئے نہیں سنتے۔

کہتے ہیں ایک ماہیگیر مچھلیوں کا شکار کرنے کو جاتے ہوئے اپنی چھوٹی سی بیٹی کو بھی ساتھ لے گیا اور سمندر کے کنارے ایک چٹان پر اس کو کھیلنے کے لئے چھوڑ کر آپ کشتی میں بیٹھکر سمندر میں آگے چلا گیا۔ اور ماہیگیری میں ایسا منہمک اور جذب ہو گیا کہ وہ دوسری چیزوں سے بھی بالکل غافل ہو گیا۔ اور اپنی پیاری بیٹی کو بھی بھول گیا۔ شام کے وقت ... سمندر میں سے شکار کھیل کر جب کنارے پر اُس چٹان پاس آیا جس پر وہ اپنی پیاری بیٹی کو کھیلتا چھوڑ گیا تھا۔ تو کیا دیکھتا ہے کہ لڑکی وہاں نہیں ہے۔ کیونکہ سمندر کا چڑھاؤ ایسا تھا کہ پانی زور کے ساتھ اُس چٹان بھی پر گیا اور لڑکی کو بہا لے گیا۔ اور لڑکی ڈوب گئی۔ باپ روتا ہوا کہنے لگا۔ آہ۔ اگر میں اُس کو اپنے ایسا نزدیک رکھتا کہ اُس کے رونے کی آواز سن سکتا تو لڑکی کو کبھی ڈوبنے نہ دیتا۔

آہ کاش کہ ہم اپنے نجات دہندہ خداوند مسیح کے ایسے نزدیک اپنے آپ کو رکھیں کہ اُس کی ملی شیریں اور دھیمی آواز کو بخوبی سن سکیں تو کبھی اس دنیا کے موجوں میں غرقاب نہیں ہو سکتے ہیں دنیا کے سمندر کی لہریں ہمیں کبھی اس سے دور نہیں کر سکتیں۔ کیونکہ وہ ہمیں بچانے کو ہمیشہ تیار ہے۔ وہ اس ماہی گیر کی طرح ہم سے دور نہیں اور نہ ہی وہ ہم سے بے پرواہ اور غافل ہے۔

انسانی زندگی میں آدمی کی طفولیت جوانی اور پیری اکثر امور میں آفتاب کے طلوع و غروب کی مثل ہے۔ اور اس میں خدا کی مبارک غرض اور تجویز یہ نظر آتی ہے۔ کہ ہر ایک شخص ایک دوسرے کی طرف متوجہ ہو اور جس کے پاس ہے وہ اُس کو جس کے پاس نہیں ہے دے۔ جوانوں کا خاص حق ہے کہ وہ اپنے بوڑھوں کی مدد کریں اور انہیں خوش کریں اور یہ ایک طبعی امر ہے کہ بڈھے آرام اور خوشی کی خاطر اسی طرح جوانوں کی طرف پھرتے ہیں جس طرح غروب آفتاب کے وقت شام کی روشن کرنیں مغرب سے مشرق کی جانب عود کرتی اور دن کی گھٹتی ہوئی روشنی کو ایک مرتبہ اور تیز کرتی ہیں۔ جب جوان اپنے بوڑھوں کی خدمت کرتے اور دونوں ملکر باہم خوش ہوتے ہیں۔ تو ہمیں غروب آفتاب کے وقت کی وہ حالت نظر آجاتی ہے۔ جس وقت کہ نور اور تاریکی آپس میں ملتے ہیں۔ بڈھوں کو جوانوں کا زیادہ خوش زیادہ مطمئن اور زیادہ پُر اُمید کرنا کیسا خوش آئند اور بابرکت ہے۔

لنڈن ۴ دسمبر۔ برلن کا ایک سرکاری بیان مظہر ہے کہ روسی وادیچے ٹرانسلوسل میں قدرے بڑھ گئے ہیں۔ اسی اعلان میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ سرویوں نے جو دریائے قرنہ کے شرق میں ایک بلندی لے لی ہے۔ اس سے رومانوی لڑائیوں پر کچھ اثر نہیں پڑتا۔

آجتک برٹش قومی قرضہ کی مقدار ۔۔ ۳۴۴۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ تک پہنچ گئی ہے۔ جس میں سے ۸۰۰۰۰۰۰۰۰ پونڈ اتحادیوں کو پیشگی دیا گیا ہے۔



مراسلات

اوپر سے پیدا ہونا

گذشتہ سے پیوستہ

۵۔ پانی سے کیا مراد ہے۔

بعض مسیحی اس پانی کو بپتسمہ کا پانی سمجھتے ہیں۔ مگر ہماری سمجھ میں بپتسمہ کا پانی روحانی پیدائش کا وسیلہ نہیں ہو سکتا ہے۔ کیونکہ بپتسمہ تو محض ایک سیکرامنٹ ہے۔ فقط باطنی فضل کا ظاہری نشان ہے۔ اُن کو جو سچے ایمان سے بپتسمہ لیتے ہیں بپتسمہ پانے سے پہلے ہی نئی پیدائش مل چکتی ہے۔ کیونکہ جس وقت وہ اپنے دل سے مسیح پر ایمان لاتے اُسی وقت اُن کو نئی پیدائش حاصل ہو جاتی ہے بپتسمہ اس کے بعد جب چاہے ملے پس یہ بپتسمہ کا پانی اُن کی نئی پیدائش کا وسیلہ نہیں۔ پھر کتنے چھوٹے ہیں اور کتنے بغیر ایمان کے فقط ظاہری اقرار پر بپتسمہ پاتے ہیں۔ ان میں سے بعضوں کو کسی اور موقعہ پر ایمان لانے سے نئی پیدائش حاصل ہوتی ہے اور بعض تو بے ایمانی کی حالت ہی میں بغیر نئی پیدائش کے مر جاتے ہیں۔ پس بپتسمہ کا پانی نئی پیدائش کا وسیلہ نہیں۔

فطرتی دنیا کو ترتیب دیکر فطرت میں زندگی کو لانے کے لئے جس پانی پر روح القدس جنبش کرتا تھا۔ وہ بے شک فطرتی پانی تھا۔ مگر ہماری روح میں ایک آسمانی زندگی کو پیدا کرنے کے لئے جس پانی پر روح القدس جنبش کرتا ہے وہ فطرتی پانی نہیں ہو سکتا۔ اس لئے بپتسمہ کا پانی جو فطرتی پانی ہے اس پیدائش کا وسیلہ بن نہیں سکتا۔ آسمانی پیدائش کا وسیلہ آسمانی پانی ہی ہوگا۔ یہ آسمانی ہے؟ یسعیاہ نبی کی معرفت خدا فرماتا ہے۔ جس طرح آسمان سے بارش ہوتی اور برف پڑتی ہے اور پھر وے وہاں نہیں جاتے بلکہ زمین کو بھگوتے ہیں۔ اور وے اس کی شادابی اور روئیدگی کے باعث ہوتے تاکہ بونیوالے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی دیوے اسی طرح میرا کلام جو میرے منہ سے نکلتا ہے ہوگا وہ مجھ پاس بے انجام نہ پھریگا۔ بلکہ جو کچھ میری خواہش ہوگی وہ اسے پورا کریگا اور اس کام میں جس کے لئے میں نے اسے بھیجا موثر ہوگا یسعیاہ ۵۵: ۱۰-۱۱ یہاں پر بارش اور برف کے پانی سے جو اوپر سے نازل ہوتا خدا کے کلام کی تشبیہ دی گئی۔ جس طرح بارش اناج کو پیدا کرتا ہے اور بونے والے کو بیج اور کھانے والے کو روٹی دیتا اسی طرح خدا کا کلام بھی دنیا میں ایک روحانی کھیتی کو پیدا کرنے کے لئے نازل ہوا ہے۔ نقودیمس جو اسرائیل کا استاد تھا۔ اس مثال سے واقف تھا۔ اس لئے مسیح نے اس سے جس پانی کا ذکر کیا وہ خدا کا کلام ہے۔ بارش اور برف کا پانی اوپر سے نازل ہوتا ہے۔ خدا کا کلام بھی اوپر سے آسمان سے نازل ہوا ہے۔ اسی اوپر کے پانی سے اوپر سے پیدائش ہوتی ہے۔ پس اس اوپر کی پیدائش کا پانی روح اور وسیلہ کلام ہے۔

حزقی ایل نبی اپنے سینتالیسویں باب میں جو پانی کی رویت کا ذکر کرتا ہے۔ وہ پانی کلام الٰہی ہے۔ خصوصاً انجیل وہ پانی خدا کے گھر کے آستانے کے نیچے سے نکل کر پورب کی طرف بہتا ہے۔ وہ جسقدر آگے جاتا اسی قدر پھیلتا اور گہرا ہوتا جاتا اور کھاری بحر مردار میں جا ملتا ہے۔ اس کے ملنے اس سمندر کا نمکین پانی اچھا ہو جاتا ہے۔ اور مچھلیوں کی بڑی کثرت ہوتی۔ جہاں کہیں یہ دریا جاتا زندہ ہو جاتی۔ اُس کے پاس میوہ دار درخت اُگتے جن کے پتے کبھی نہیں مرجھاتے۔ اور جن کے میوے کبھی نہیں چکتے ہیں۔ یہ میوہ کھانے کے لئے اور پتے دوا کے لئے ہیں۔ دیکھو حزقی ایل ۴۷: ۱-۱۲ یہ زندگی بخش پانی خدا کا کلام ہے۔ یہ جہاں کہیں جاتا زندگی پیدا کرتا۔ انسان کی روحانی بھوک کو مٹاتا اور گناہ کے مرض کو ہٹاتا ہے۔ پس روح کلام کے وسیلے سے نئی پیدائش کا کام کرتا ہے۔ کلام سے پیدا ہونیکا ذکر کئی دفعہ کلام میں آیا ہے۔ مثلاً اُس نے اپنی مرضی سے ہمیں کلام حق کے وسیلے پیدا کیا تاکہ اُس کی مخلوقات میں سے ہم ایک طرح کے پہلے پھل ہوں۔ یعقوب ۱: ۱۸۔ تم فانی تخم سے نہیں بلکہ غیر فانی سے خدا کے کلام کے وسیلے جو زندہ اور قائم ہے نئے سر سے پیدا ہوئے ہو۔ ۱ پطرس ۱: ۲۳ حزقی ایل کی رویت میں لفظ پانی صیغہ جمع میں آتا ہے۔ جو پیدائش ۱: ۲ میں خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔ کلام میں مجموعہ پانی ہے۔ اس کی ایک ایک آیت آسمانی پانی کی ایک ایک دھار ہے۔ انہیں دھاروں کے ذریعہ سے روح القدس انسان میں نئی زندگی پیدا کرتا۔ انہیں دھاروں کے ذریعہ سے وہ آگے بڑھاتا۔ اور مسیح کی جلالی صورت تک پہونچا دیتا ہے۔

۶۔ اس نئی زندگی کا تعلق مسیح کیساتھ

اب ایک اور غور طلب بات ہے کہ مسیح کے ساتھ اس نئی زندگی کا کیا تعلق ہے حقیقت میں زندگی کا تخم تو وہی ہے۔ مسیح زندگی کا کلام ہے یوحنا ۱: ۱ نوشتوں میں جو کلام ظاہر کیا گیا۔ وہ زندگی کے کلام کا اظہار کرتا ہے۔ نوشتوں کا کلام بیج ہے۔ اور یہ کلام اس بیج میں انکورہ ہے۔ انکورہ ہی

کے سبب بیج زندہ کہلاتا ہے۔ اگر بیج میں انگورہ مر جائے تو بیج اگتا نہیں۔ نوشتوں کے کلام کی ہر آیت میں زندگی کا کلام انگورہ کی طرح موجود ہے۔ اس لئے جب کبھی کوئی آیت ہمارے دل میں بوئی جاتی ہے تو اس انگورہ سے ہماری نئی زندگی کا پودا نکل آتا اور وہ پودا روز بروز مسیح کی صورت میں بڑھتا جاتا ہے۔ پس ہماری نئی پیدائش کلام کے ذریعے سے ہوتی ہے۔ مگر کلام کی تہ میں جو زندگی کا کلام انگورہ کی طرح موجود ہے۔ اس سے ہماری نئی زندگی پیدا ہوتی ہے۔ یا فلسفہ کے محاورے میں یوں کہو کہ وہ ہماری نئی زندگی کی علت ہے۔ ازلی کلام (λογος) علت (cause) ہے ہماری نئی زندگی اس علت کا معلول (effect) ہے۔ جس طرح مرغی انڈوں پر بیٹھ کر سیتی ہے۔ اور فقط انہیں انڈوں سے جن میں زندگی ہے۔ بچے نکلتے ہیں۔ اسی طرح روح القدس کلام کی آیتوں کو ہمارے دل میں سیتا ہے۔ اور ان آیتوں کی باطنی زندگی سے زندگی کا کلام ہماری نئی زندگی کو نکالتا ہے۔ یسوع جو کلمتہ اللہ ہے۔ کہتا ہے کہ راہ اور حق اور زندگی میں ہوں؟ پس نوشتوں کے کلام میں جو زندگی ہے وہ یسوع ہے۔ روح میں کلام کے وسیلے سے اس زندگی کو ڈال کر ہمیں اوپر سے یا نئے سرے سے پیدا کرتا ہے۔ یوحنا کہتا ہے کہ اس میں زندگی تھی اور وہ زندگی آدمیوں کا نور تھا یوحنا ۱:۴ پولس لکھتا ہے۔ کہ اے سونیوالے جاگ اور مردوں میں سے جی اٹھ تو مسیح کا نور تجھ پر چمکیگا افسیوں ۵:۱۴۔

زندگی کا اظہار نور ہے۔ اسی ازلی کلام میں زندگی تھی۔ جب انسان میں وہ زندگی آگئی تو اس میں وہ نور چمکا۔ ہماری نئی پیدائش کا پہلا تجربہ روحانی نور ہے۔ جب نوروں کے باپ نے آدم کے نتھنوں میں زندگی کا دم پھونکا اور اس مٹی کے پتلے نے آنکھیں کھول دیں تو کیا دیکھا ہوگا۔ ایک عالم کہ جو نور سے بھرا ہوا ہے۔ جب خدا کی روح پانیوں پر جنبش کرتی تھی۔ مرغی کی طرح سیتی تھی تو ان پانیوں ہی سے نور نہیں چمکا بلکہ لکھا ہے کہ اور خدا نے کہا کہ اجالا ہو اور اجالا ہو گیا۔ خدا کے کہنے سے اجالا ہوا۔ خدا کا کہنا کیا ہے؟ وہی کلمتہ اللہ ہے۔ زندگی کا کلام ہے۔ روح نے پانیوں پر جنبش کی اور کلمتہ اللہ نے اس میں زندگی ڈالی تب اجالا ہوا۔ اس فطرتی پیدائش اور ہماری نئی پیدائش میں عجیب مشابہت پائی جاتی ہے۔ دونوں میں روح جنبش کرتا ہے۔ دونوں میں پانی وسیلہ ہے۔ ایک میں فطرتی پانی دوسرے میں روحانی پانی یا خدا کا کلام۔ دونوں میں کلمتہ اللہ کی زندگی اور دونوں میں اس زندگی کے اظہار سے نور چمکتا ہے پس ہماری نئی پیدائش کی حقیقی علت کلمتہ اللہ ہے۔ جو زندگی کا کلام ہے۔ روح نوشتوں میں نازل شدہ کلام کے وسیلے سے ہم میں اس زندگی کو لاتا ہے۔ اور یوں اس ہی زندگی کی صورت میں ہم کو نئے سرے سے پیدا کرتا ہے۔

۱۰۷ اس زندگی کا تعلق ہمارے ایمان سے

اب ایک اور بات پر غور کرنا چاہئے کہ ہمارے ایمان کے ساتھ اس نئی زندگی کا کیا تعلق ہے۔ ہم مسیح مصلوب پر ایمان لاتے ہیں۔ اس ایمان کے سبب ہمارے گناہ معاف کئے جاتے۔ اعمال ۱۰:۴۳۔ اور اس کے کفارے کے سبب اس پر ایمان لانے سے ہم راستباز ٹھہرائے جاتے ہیں۔ رومیوں ۳:۲۲ و ۲۵ و ۴:۲۴ گلتیوں ۲:۱۶۔ فلپیوں ۳:۹

ہم جو خدا سے باغی تھے اب راستباز گئے۔ خدا کے ساتھ ہمارا رشتہ بدل گیا۔ ہم پھر باغی نہ رہے۔ بلکہ اس کے ساتھ ہمارا میل ہو گیا اور یہ میل بھی معمولی میل نہیں۔ یسوع مسیح پر ایمان لانے سے ہم اس کے فرزند بن گئے جتنوں نے اسے قبول کیا اس نے انہیں خدا کے فرزند ہونیکا حق بخشا۔ یعنے انہیں جو اس کے نام پر ایمان لاتے ہیں۔ یوحنا ۱:۱۲ تم سب ایمان کے وسیلے سے جو مسیح یسوع میں ہے خدا کے فرزند ہو۔ گلتیوں ۳:۲۶ یہ فرزندی یا فرزندیت ہماری پرانی ذات یا طبیعت سے نہیں ہو سکتی۔ اس کے لئے نئی ذات کی ضرورت ہے۔ پس مسیح پر ایمان لانے سے نہ فقط ہمارے گناہ بخشے جاتے بلکہ ہم کو ایک نئی ذات یا نئی زندگی ملتی ہے۔ جس سے ہم خدا کے فرزند بنتے ہیں۔ یہ زندگی ہمیشہ کی زندگی ہے۔ یوحنا ۳:۱۶ و ۳۶ اس ہمیشہ قائم رہنے والی زندگی کی علت زندگی کا کلام ہے۔ ہم میں اس زندگی کا خلق کرنے والا روح القدس ہے۔ اس کا وسیلہ کلام ہے۔ جو نوشتوں میں نازل ہوا۔ ایمان وہ ذریعہ ہے جس سے ہم زندگی کو اپنی کر لیتے ہیں۔ پولس کہتا ہے کہ میں مسیح کے ساتھ مصلوب ہوا ہوں اور اب میں زندہ نہ رہا بلکہ مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ اور میں جو اب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں جس نے مجھ سے محبت رکھی اور اپنے آپ کو میرے لئے موت کے حوالے کر دیا گلتیوں ۲:۲۰ مسیح پر ایمان لانے سے اس کی اپنی پرانی زندگی صلیب پر کھینچی گئی۔ اس لئے وہ کہتا ہے کہ اب میں زندہ نہ رہا تو بھی وہ اپنے میں ایک زندگی محسوس کرتا ہے۔ اس زندگی کی علت زندگی کا کلام ہے۔ اس لئے وہ اس علت ہی کو اپنی زندگی میں موجود بتلاتا ہے۔

یعنے مسیح مجھ میں زندہ ہے۔ مگر وہ علت محض علت ہی نہیں محض انگور ہی نہیں۔ بلکہ اس علت سے اسی جسم میں ایک اپنی نئی زندگی کو دیکھتا ہے جسے اُس نے ایمان سے حاصل کیا اور ایمان سے گزارتا ہے۔ میں جو اب جسم میں زندگی گزارتا ہوں تو خدا کے بیٹے پر ایمان لانے سے گزارتا ہوں۔ دیکھو اس زندگی کے خالق ہم نہیں ہیں۔ گو یہ زندگی مفت (بلا ہمارے اعمال) ہم میں ڈالی جاتی ہے توبھی ایمان ہی لئے اسے ہم اپنا بنا لیتے ہیں اور گزارتے ہیں۔ فضل کا کام مفت دینا۔ ایمان کا کام اوپر سے ہاتھ بڑھا کر لینا ہے۔ یہ زندگی ہمیں دیجاتی ہے۔ ایمان سے اسے ہم لیتے ہیں۔

ایک اور بات دیکھو۔ ایمان ایک رشتہ ہے۔ اسی رشتے کے سبب سے اگرچہ وجود فرداً فرداً ہوتے ہیں۔ توبھی زندگی کا رو ایک ہی رہتا ہے۔ اگرچہ انگور کی ڈالیاں انگور کے درخت سے اپنی اپنی جداگانہ ہستی رکھتی ہیں۔ تاہم درخت ہی زندگی ڈالیوں میں .... ہے۔ اور ڈالیوں کو زندہ اور پھلدار بناتی ہے۔ اسی طرح ایمان سے ہم مسیح میں ایسے جڑنگے کہ اسی کی زندگی ہم میں آتی اور ہم کو زندہ رکھتی اور پھلدار بناتی ہے۔ مسیح اور مسیحی ہم وجود تو نہیں ہوتے۔ مگر مسیح کی زندگی مسیحی میں آکر اس میں زندگی ڈالتی ہے۔ پولوس لکھتا ہے کہ جب ہم اس کی موت کی مشابہت سے اُس کے ساتھ پیوستہ ہوگئے تو بیشک اُس کی جی اُٹھنے کی مشابہت سے بھی اس کے ساتھ پیوستہ ہونگے۔ رومیوں ۶: ۵۔ یونانی متن میں آخری جملہ میں لفظ مشابہت نہیں ہے۔ اس جملہ کا ترجمہ فقط یہ ہے کہ اس کے جی اُٹھنے سے بھی ہم پیوستہ ہونگے۔

جس موت سے مسیح مرا اس موت سے ہم نہیں مر سکتے۔ ہم کسی کے لئے کفارہ نہیں ہو سکتے۔ لیکن جب ہم اُس پر ایمان لاتے ہیں تو ہماری پرانی انسانیت اُس کے ساتھ صلیب دیجاتی ہے۔ رومیوں ۶: ۶

پس ہماری مصلوب زندگی اس کی موت کی مشابہت میں ہے۔ لیکن ہماری نئی زندگی اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت میں ہے۔ لیکن ہماری نئی زندگی اُس کے جی اُٹھنے کی مشابہت سے تو نہیں بلکہ جی اُٹھنے کے ساتھ پیوستہ ہوتی ہو۔ جب کسی آم کے پیڑ کا پودا لگایا جاتا ہے۔ تو ایک میٹھے آم کی ڈالی کا نچلا حصّہ قلم کیا جاتا اور کھٹے آم کے پودے کا سر کاٹا جاتا ہے۔ اب اس قسم کے پیڑ میں ڈالی کی زندگی جو اس میں پیوستہ کیگئی آگئی۔ اب دیکھو اس پیوند کے پیڑ میں دو موتیں ہیں یعنے ڈالی کا نچلا حصّہ اور پود کا اوپر کا حصّہ کاٹا گیا۔ مگر زندگی ایک ہی رہی جو ڈالی کی زندگی ہے۔ پودے کی کھٹی والی زندگی جاتی رہی۔ اس لئے کھٹی والی زندگی کی تاثیر سے اس میں کوئی کھٹا پھل نہیں لگ سکتا۔ اس میں جو پھل لگیگا ڈالی والی زندگی کی تاثیر سے لگیگا اور میٹھا ہوگا۔ مسیح میں ہماری پیوستگی بھی اسی طرح سے ہوتی ہے۔ مسیح کا ایک لقب شاخ ہے۔ (دیکھو یسعیاہ ۴: ۲ و ۱۱: ۱ و ۳: ۲: ۵ و زکریا ۳: ۸ و ۶: ۱۲) ہم ایمان سے اس شاخ کے ساتھ پیوستہ ہوتے ہیں۔ اُس کا نچلا حصّہ یا پیدائش ۱۵ ۲۳ کے محاورے میں اس کی پیٹھ کٹ جاتی ہے۔ یعنے صلیب پر اُس کا جسم مرتا ہے لیکن ہم جو کھٹی کے پودے ہیں ہمارا سر کٹ جاتا ہے۔ یعنے ہماری آدم والی زندگی جس کا دوسرا نام پرانی انسانیت ہے صلیب کھینچی جاتی ہے۔ اب جس زندگی سے ہم میٹھا پھل لاسکتے ہیں وہ تو شاخ کی زندگی ہو

شاخ کی زندگی اس پود میں اوپر سے آتی ہے۔ پود کی نئی پیدائش اوپر سے ہوتی ہے۔ ایمان سے یسوع کی قیامت شدہ زندگی میں پیوستہ ہونے سے ہم میں اسی کی زندگی سے ایک قیامت شدہ زندگی ملتی ہے۔ اسی کا نام اوپر سے پیدا ہونا ہے یہ زندگی یسوع کی زندگی ہے ہم ایمان سے اس میں پیوستہ ہوتے روح آپ کے کلام کے وسیلے سے ہم میں اگاتا بڑھاتا اور پھلدار کرتا ہے۔ خاتمہ

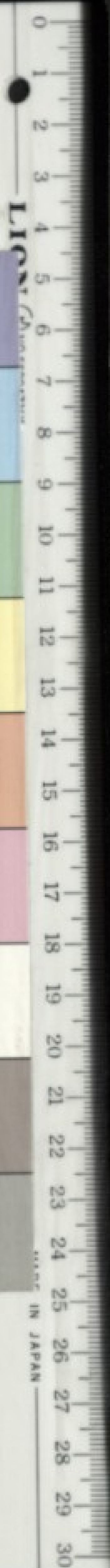
پیارے بھائی پیاری بہن اسی کا نام نئی پیدائش ہے۔ اسی کا نام اوپر سے پیدا ہونا ہے۔ کیا تم کو یہ پیدائش مل گئی ہے؟ اس کے بغیر کوئی خدا کی بادشاہت میں داخل نہیں ہو سکتا۔ کوئی خدا کی بادشاہت کو دیکھ نہیں سکتا۔ تم میں سے کتنے ہیں جو اوروں کو خدا کا کلام سناتے ہیں۔ کیا تمہارے اس کلام پر روح القدس جنبش کرتی ہے۔ جس سے سننے والوں کو نئی پیدائش حاصل ہو؟

کیا تم آپ اس کلام سے پیدا ہوئے ہو؟ کیا تم کو وہ خاص آیت یاد ہے جس کے وسیلے سے روح القدس نے تم میں مسیح کی زندگی پیدا کی؟ کیا تم کو وہ خاص وقت اور موقع یاد ہے جب تمہارے ویران اور سنسان تاریک اور مردہ دل کے اندر اس زندگی کی آمد سے ایک عجیب روشنی چمکی ہو؟ کیا تم ایمان کے ذریعے مسیح مصلوب میں ایسے پیوستہ ہوگئے ہو کہ تمہاری ذاتی زندگی اس کی صلیب کھینچی گئی۔ اور جو زندگی تم اب بسر کرتے ہو وہ اسی کی زندگی ہے؟

اوپر سے پیدا ہونا ایک حقیقت ہے۔ کیا تم کو اس حقیقت کا تجربہ ہے؟

راقم:-

بی بی رائے۔ از سہارنپور۔



اسیسی کا سینٹ فرانسس

گزشتہ سے پیوستہ

چوتھا باب

سینٹ ڈیمائن کا چیپل (جاری)

اس طرح سے فرانسس دنیا کے اور دنیوی ملکیت کے بندھنوں سے آزاد ہو گیا۔ ایک پرانا جبہ لیکر جو بشپ کے مالی نے اسے دیا تھا وہ شہر سے چلا گیا۔ تاکہ کچھ عرصہ تنہا رہے۔ اور تمام باتوں پر جو وقوع میں آئی تھیں سوچے۔

پس اُس نے اپنے قدم ان پہاڑیوں کی طرف موڑے جو کوہ سباسیو (Subasio) کے دوسری طرف تھیں۔ اب سال کا شروع تھا اور کھیت اور جنگل بہار کی زندگی سے تروتازہ تھے۔ ہوا صاف اور ٹھنڈی تھی۔ اور چٹانوں کے درمیان کہیں کہیں بچے ہوئے برف کے تودے اب تک پڑے تھے۔ خوبصورتی اور ہر طرف کی جاگتی ہوئی زندگی نے فرانسس کی روح میں اطمینان اور اُمید پھونک دی۔ اور جب وہ جاتا دل کی خوشی سے گاتا تھا۔ اور زیادہ۔ اور زیادہ زور سے گاتا جاتا تھا۔ یہاں تک کہ پہاڑیاں اُس کے گیتوں سے گونج اُٹھیں۔ اچانک چٹانوں کے پیچھے سے کچھ ڈاکو اُس پر ٹوٹ پڑے اُنہوں نے پوچھا تم کون ہو۔ اُس نے جواب دیا "میں بادشاہ اعظم کا نقیب ہوں"۔ اور ڈاکوؤں نے اُس کا جبہ اُس پر سے اتار لیا۔ اور اُسے ایک خندق میں جو برف سے بھری تھی پھینک دیا۔ اُنہوں نے اُس کی مفلسی کی وجہ سے نا اُمید ہو کر کہا "اے خدا کے بیچارے نقیب یہ تمہاری جگہ ہے۔ جب ڈاکو چلے گئے وہ برف میں سے اُٹھا اور اس طرح تکلیف پانے سے خوش ہو کر اور زیادہ زور سے گاتے ہوئے اپنی راہ لی۔ تھوڑے فاصلہ پر ایک خانقاہ تھی یہاں اُس نے پناہ لی۔ اور کچھ دنوں تک سب سے حقیر کام کر کے باورچی خانہ میں محنت کرتا رہا۔ لیکن اُنہوں نے اُسے تھوڑا کھانے کو دیا۔ اور کوئی کپڑا نہ دیا پس اُسے چھوڑنا پڑا۔ تب اس نے گبیو (Gubbio) کے چھوٹے شہر کا راستہ لیا جہاں وہ جانتا تھا مجھے کوئی دوست ملیگا۔ اور اپنے دوست سے اُس نے ایک پرانا کرتا مانگ لیا۔ چند روز کے آرام کے بعد وہ سینٹ ڈیمائن کے چیپل کو واپس جانے کے لئے چل نکلا۔ اور راستہ میں وہ غریب کوڑھیوں کے مکان پر ٹھہرا۔

فرانسس جو پہلی دفعہ اُن کے پاس مالدار اور خوبصورت لباس میں گیا تھا۔ اب ایک فقیر کی طرح تمام دنیاوی مال کے بغیر اُن کے پاس گیا۔ تو بھی اب وہ بہت زیادہ مالدار تھا کیونکہ اب وہ اُن کے لئے مسیح کی ہمدردی اور محبت لایا۔ اُن کے ساتھ وہ کچھ دن ٹھہرا اور اُن کی خبر گیری کی۔ اور سب سے حقیر خدمات انجام دیں۔ اور جب وہ غریبوں اور بیماروں کی خدمت کرتا تھا اُس نے اُن میں یسوع مسیح کو دیکھا اور اُس کی روح خوشی سے بھر گئی۔

جب وہ سینٹ ڈیمائن کے چیپل کو واپس آیا غریب پادری نے اُسے خوشی سے قبول کیا اور جو خوراک اور پناہ اُس سے ہو سکا اُسے دی۔ تب فرانسس اُس خدمت کے پورا کرنے کی طرف لگا جس کا اُس نے وعدہ کیا تھا۔ یعنی برباد شدہ گرجے کی مرمت۔ اس غرض سے وہ اسیسی کی کھلی ہوئی گلیوں میں جانے لگا۔ اور جب وہ چلتا تھا وہ خدا کی حمد گاتا تھا تب وہ سینٹ ڈیمائن کے چیپل کی مرمت کے لئے پتھر جمع کرنے کی طرف متوجہ ہوا اور وہ اس طرح سے بولتا تھا۔ "وہ جو مجھے ایک پتھر دیگا ایک اجر پاویگا۔ لیکن وہ جو دو دیگا وہ دو اجر پاویگا اور وہ جو تین دیگا تین اجر پاویگا"۔ یہ اور بہت ان سادہ الفاظ وہ اپنے روحانی جوش میں کہتا تھا۔ درحقیقت بہت اس کی طرف ہنس دیتے اور یہ خیال کر کے اُس کا مضحکہ اُڑاتے تھے کہ وہ پاگل ہے۔ لیکن دوسرے طرح سے متاثر ہو کر یہ دیکھ کر آنسو بھر لاتے تھے کہ وہ ایسا جلدی تبدیل ہو کر گیا دنیاوی بطالت سے خدا کی محبت کی طرف آگیا۔ یہ جتلاتا کہ اس کام میں اُس کی کتنی بڑی محنت (باقی دارد)

شمالی ہند کی سنڈ

سہارنپور سے پادری ایچ سی ویلٹی صاحب خبر دیتے ہیں کہ جلسہ شمالی ہند کی سنڈ کا جو الہ آباد۔ فرخ آباد۔ لودیانہ۔ لاہور۔ سیالکوٹ پر سبٹیریوں پر مشتمل ہے۔ بتاریخ ۲۰ دسمبر ۱۹۱۶ء بوقت ۸ بجے صبح بمقام سہارنپور منعقد ہوگا۔ شروع جلسہ میں اٹاوہ کے پادری ای آر فنے صاحب وعظ کرینگے۔

بیرونجات سے جو ایلچی صاحبان جلسہ میں تشریف لاوینگے۔ ان سے درخواست ہے کہ مہربانی فرما کر تشریف لانے سے پیشتر مندرجہ ذیل امور کی مسٹر ای اے ٹامس تھیولاجیکل سیمنری سہارنپور کو اطلاع فرما دیں۔

(۱) آپ کونسی گاڑی میں تشریف لائینگے؟

(۲) کس میز پر کھانا آپ کو منظور ہوگا۔

سہارنپور پہنچنے والی ریلگاڑیوں کا وقت حسب ذیل ہے۔

شمال کی طرف سے این ڈبلیو آر۔

فاسٹ پسنجر ۴ بجکر ۵ منٹ پی۔ ایم یعنی بعد دوپہر
کلکتہ میل ۱۰ " ۴۰ "
بمبئی میل ۳ " ۸ " اے۔ ایم یعنی بعد نیم شب
ہردوار پسنجر ۴ " ۳۴ " " "
جنوب کی طرف سے او۔ آر۔ آر۔
کلکتہ میل ۲ بجکے ۵ منٹ اے ایم یعنی بعد نیم شب
این۔ ڈبلیو۔ آر سے۔

بمبئی میل ۱ بجکے ۴ منٹ اے ایم یعنی بعد نیم شب۔ (اسکا اتصال یعنی میل جی آئی پی سے دہلی میں ہے)
نمبر ۱ اپ ۳ بجکے ۴ منٹ اے۔ ایم یعنی بعد نیم شب (اسکا اتصال یعنی میل ای۔ آئی آر سے غازی آباد میں ہے۔

ٹھہرنے کے لئے جگہ کا انتظام صرف انہی صاحبان کے واسطے ہوسکیگا جو تاریخ جلسہ کے کم از کم ایک ہفتہ پیشتر مسٹر ای۔ اے ٹامس کو مطلع فرادینگے۔

جو صاحبان تشریف لانے سے پیشتر اپنی آمد کے وقت سے مطلع فرادینگے۔ ریلوے سٹیشن پر ان کے استقبال کا انتظام کیا جاویگا۔

کھانا کھانیکی بشرح ذیل دو میزیں ہونگی

(۱) سادہ لیکن عمدہ دیسی کھانا بشرح ۱۲ روپیہ فی کس ہندوستانی وولایتی ہردو صاحبان کے لئے مہیا کیا جاویگا۔ امید ہے کہ شرکاء جلسہ کی کثیر تعداد اسی میز پر تناول فرمائنگی۔

(۲) دوسری میز ان صاحبان کے لئے ہوگی جو کسی وجہ سے میز مذکورہ بالا میں شمولیت حاصل نہ کرسکیں ان میں ایک روپیہ آٹھ آنہ (عہ) روزانہ فی کس کے حساب سے لیا جاوے گا۔

نور افشاں کی ترسیع اشاعت میں کوشش کیجئے

ضرورت ۵/۱

ورنیکلر مڈل سکول کے لئے ایک مڈل پاس مسیحی اُستاد کی ضرورت ہے جو اُردو اور اگر ممکن ہو تو ہندی بھی جانتا ہو سکنڈ ماسٹر کی ضرورت ہے مشاہرہ مبلغ ۳۵ روپیہ ماہوار ہوگی۔ نیز ایک پرائمری ٹیچر کی ضرورت ہے خواہ وہ عورت ہو خواہ مرد تنخواہ مبلغ ۱۵ روپیہ ماہوار۔ ایک بابو کی بھی ضرورت ہے جو لائیٹ بک کیپنگ اور انگریزی خط وکتابت کرنا جانتا ہو تنخواہ مبلغ ۲۵ روپیہ ماہوار اور مکان مفت ملیگا۔ پادری جیمس واٹ صاحب ایٹہ یوپی سے معہ نقول اسناد درخواست کریں۔

خریداران نور افشاں کو مژدہ!

ناظرین نور افشاں کو واضح ہو کہ اگر ہر ایک پرانا خریدار اپنے چندے کے ہمراہ ایک نئے خریدار کا چندہ پیشگی ادا کرے تو اُسکو سال بھر کے واسطے اخبار عالم روپیہ میں ملیگا۔ اگر دو نئے خریداروں کا چندہ پیشگی ادا کرادے تو اخبار عہ میں سال بھر تک ملیگا۔ غرضیکہ پانچ نئے خریداروں کا چندہ پیشگی ادا کرانے پر اخبار سال بھر تک مفت نذر ہوگا۔

یہ رعایت ۳۱ دسمبر ۱۹۱۶ء تک منظور کیگئی ہے۔

ایڈیٹر و مینجر نور افشان۔
لودیانہ پنجاب۔

تحقیق الاسلام ۴/۱

یہ کتاب اہل قرآن کے مقبولات کی سندات کی بناپر مسیحیت کی سچائی مسیحی عقاید کی صحت وصداقت کی بابطور ڈگری ہے۔ خصوصاً الوہیت مسیح اور باپ بیٹا۔ روح القدس کے واحد خدا ہونے پر قرآنی شہادت کا مجموعہ ہے۔ شایع شدہ حصص

(۱) حقیقت الاسلام ہے قیمت ۲ ر ۶ پائی

(۲) اہل الاسلام ہے قیمت بلا محصول ۱ک عہ۔

ہوگی

(۳) اہل الاسلام زیر طبع ہے قیمت معہ محصول ۱ک عہ

ان کے سوا اُنی اور دو حصے ہیں جو بالکل تیار ہیں تحقیق الاسلام میں کمال یہ ہے کہ قرآن کی اور حضرت محمد کی کو جو مسیحیت کے دشمن سمجھے جاتے تھے۔ مسیحیت کی ہر ایک صداقت کے شاہد بنا دیے گئے ہیں اور ایسے شاہد بنا دیے گئے ہیں کہ جنکے روبرو کسی منفی دعوادی کا منہہ خلاف گوئی کیطرف کھل نہیں سکتا ہے۔ مسیحی ایسی امر میں صداقت دیکھنی ہو تو تحقیق الاسلام کو خرید کر پڑھلو اور اہل القرآن میں تقسیم کر کے دیکھلو۔

المشتهر۔ پادری غلام مسیح پاسٹر کلیسیا لودیانہ مقیم مشن احاطہ لودیانہ۔ پنجاب

ضرورت ۲/۲

پشاور کے زنانہ مشن ہسپتال کے لئے ایک زنانہ ڈسپنسر یا اسسٹنٹ سرجن کی ضرورت ہے معہ نقول اسنادات ڈاکٹر انچارج زنانہ مشن ہسپتال پشاور کے نام درخواست کریں۔

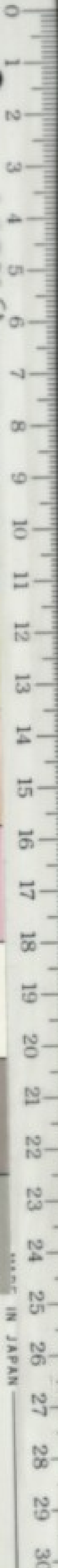
تائید غیبی ۱۲/۸

یہ اُردو زبانکا سب سے عمدہ ناول ہے اسکو شروع سے اخلاقی معاشرتی امور خوبی کیساتھ بیان کئے گئے ہیں پلاٹ بہت عمدہ اور زبان نہایت پاکیزہ ہے۔ یہ وہ ناول ہے جسکو بار بار پڑھنے کو جی چاہتا ہے حجم ۱۶۰ صفحہ سائز ۲۰×۲۶ لکھائی چھپائی کاغذ نفیس قیمت ۸ خرچ ڈاک بذمہ خریدار۔

المشتهر مینجر وکٹوریہ ہال پریس لکھنؤ۔

ہر قسم کا کپڑا منگوایئے

لودیانہ کلاتھ ہوم سے لیکر انگریزی کوبھی سفید چار خانہ فی ۴ ر ۸ ر تک دیسی وولایتی ہر قسم فیجی وری شیل مضبوط عمدہ ہر رنگ فی عدد سے نقش آنک ٹسری وغیرہ سے ملیگا چیاٹن عدد سے نمونہ جن علاوہ جس چیز کی ضرورت ہو قیمت دریافت فرمایئے۔ المشتهر منتظم اہل



بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے ہوشیار اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پرفضا اور وسعت افزا مقام پر واقع ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہوس خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان اور لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید سکول کے ماسٹر صاحبان لائق اور اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجائش ہے لہذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طالبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور۔

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

ایڈیٹر مسٹر محمد اسمٰعیل خانصاحب۔

یہ ایک سہ ماہی نیا رسالہ انگریزی اور اردو وفارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں چندہ سالانہ ۲ روپے اگر ۱۰ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۸ چارج کیا جاتا ہے۔ خاصکر ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے۔ قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔ نمونہ ۸ کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔

درخواستیں بنام

ای۔ ایم ویری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ پنجاب آنی چاہئیں۔

اگر

آپ اپنے لڑکے۔ اور لڑکیوں کو تندرست رکھنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلاویں کلیجہ کی کمزوری و کھانسی دلاغری کو دور کرنا چاہتے ہیں تو

لال شربت

پلاؤ۔ پیدائش کے وقت سے ہوشیار ہونے تک وہ ایکساں فائدہ کرتی ہے بچے فربہ اور رنگ میں سرخ ہونے کی وجہ سے خوبصورت دکھائی دیتے ہیں۔

آپ بھی اپنے بچوں کو استعمال کرا کے آزمائش کیجئے

قیمت ۲ فی شیشی محصولڈاک ۸ المشتہر

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبرہ ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودھیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

تسلی بخش انتظام وکھانا عمدہ

حرفتی کارخانہ نجات پیبونگ عیسائی لڑکوں کی دینی اور دنیوی کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ ومکمل بنانے کی غرض سے یکم اپریل سے حصہ لوئر پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی جس سے چھوٹے بچوں کی تعلیم وتربیت کا انتظام بخوبی ہو سکتا ہے بشرح خرچ خوراک معہ فیس طالبعلم صہ ماہوار اگر ایک خاندان سے دو ہوں للعہ ماہوار للعہ دھوبی اور کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے علاوہ ازیں چرخہ گھاس کاٹنے کی کل بوکریم وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت چرخہ کشائی سے ۶ تک گھاس کاٹنے کی کل للعہ سے عہ روپیہ تک۔

مزید حالات بذریعہ خط وکتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ
ہندوستان وپنجاب سے ۔ عہ
غیر ممالک سے عہ
قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اُجرت اشتہارات

سالتمام	ششماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہار
[illegible]	[illegible]	[illegible]	کالم کا آٹھواں حصہ
[illegible]	[illegible]	[illegible]	چوتھائی کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	نصف کالم
[illegible]	[illegible]	[illegible]	پورا کالم
۱	[illegible]	[illegible]	پورا صفحہ

ہر ایک دفعہ کے لئے فی سطر ایک پیسہ لیکن کسی اشتہار کیلئے ۸ سے کم نہ لیا جائیگا۔

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں۔

اطلاع ضروری۔ نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور کاغذ کے صرف ایک طرف لکھا کریں (۲) نامنظور شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جا سکتے (۳) خطوط وکتابت کے لئے ٹکٹ بھیجنے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جا سکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خلط ملط نظم ونثر بھیج دیتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیئے کہ دونوں قسم کے مضامین علیحدہ علیحدہ کاغذوں پر ہوں۔ مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر لکھتے ہیں اور بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ پر ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور پندرہ تاریخ کو زبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے جس میں کہانیاں اور علمی خبریں اور سنڈے سکول کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ حسب تنخواہ خریداران ۱ روپے سے ۶ روپے تک نمونہ ایڈیٹر مخزن مسیحی کے نام جوابی کارڈ بھیجنے سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام مردائیکی براون چھپا